خطبۂ صدارت

اجلاس مجلس عمومی رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ

دارالعُلوم دیوبند

بتاریخ: ۳۰ جمادی الاُخریٰ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۴/ مارچ ۲۰۱۵ء بروز منگل

از

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی دامت برکاتہم

مہتمم دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ

مرکزی دفتر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعُلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ أجمعین. اما بعد!

اللہ رب العزت کا فضل واحسان ہے کہ اس نے ہم سب کو ایمان کی نعمت سے سرفراز فرما کر اہل السنۃ والجماعۃ کے کاروانِ ہدایت کا حصہ بنایا اور حضرات اکابرِ دیوبند رحمہم اللہ کے اُس زریں سلسلے سے وابستگی عطا فرمائی جو ایمان وعقیدہ اور علم وعمل کی تمام تفصیلات میں، کتاب وسنت پر مضبوطی کے ساتھ قایم ہے اور اپنے مزاج ومذاق میں **مَاْ أنَاْ عَلَیهِ وَأصْحَابِیْ** کے منہاج پر کاربند ہے، بلاشبہ یہ اللہ رب العزت کی ایک عظیم نعمت ہے، اسی کے ساتھ ہم اس پر بھی شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مدارس اسلامیہ کی خدمت سے وابستہ کیا اور ان مدارس کی سب سے پہلی کڑی اور ملت اسلامیہ کے علمی عملی اور تہذیبی ورثہ کے امین وپاسبان ادارہ دارالعلوم دیوبند اور اسی کے منہاج پر چلنے والے اداروں کی خدمت کی توفیق بخشی اور مدارس اسلامیہ کے معاملات ومسائل پر باہمی غور وخوض کے لیے **رابطہ مدارس اسلامیہ دارالعلوم دیوبند** کا یہ مشترکہ پلیٹ فارم عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ان تمام نعمتوں کی قدردانی اور ان سے صحیح طور پر فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

مہمانانِ گرامی مرتبت! بارگاہ رب العزت میں شکر وسپاس کے بعد آپ حضرات کا شکریہ ادا کرنا بھی، بندے کا خوش گوار فریضہ ہے، کہ آپ نے ہماری حقیر دعوت پر لبیک کہا اور سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے یہاں تشریف لائے اور اپنے احساسِ ذمہ داری کا ثبوت دیا، ہم آپ کا صمیمِ قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی مہمان نوازی میں کوتاہی پر معذرت خواہ ہیں، ہمیں یقین ہے کہ آپ کو خدانخواستہ کوئی زحمت ہوئی تو اپنی وسعت ظرفی کا ثبوت دیں گے اور درگذر فرمائیں گے۔

علماء عالی مقام! رابطۂ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس، دستور میں طے شدہ نظام کے مطابق منعقد ہورہا ہے؛ لیکن یہ محض ضابطہ کی رسمی تکمیل نہیں ہے؛ بلکہ یہ وقت کا تقاضا اور مدارس کی ضرورت بھی ہے، اس لیے کہ تیزی سے بدلتے ہوئے حالات سے عہدہ برآ ہونے اور مدارس کی کشتی کو طوفان سے محفوظ رکھنے کے لیے ہم سب باہمی مشوروں کے محتاج ہیں، کوئی سمجھ دار آدمی موجودہ حالات کی سنگینی سے ناواقف نہیں ہوسکتا جب کہ پوری دنیا ہی میں دین اسلام کے علمبرداروں اور نام لیواؤں پر عرصۂ حیات تنگ کرنے کی مہم جاری ہے اور اسلام کی مکمل تعلیمات کو اصلی شکل میں پیش کرنے والے یہ مدارس اسلامیہ، اس مہم کا سب سے پہلا نشانہ ہیں؛ لیکن جس طرح یہ حالات پہلی بار پیش نہیں آرہے ہیں، اسی طرح ان سے مقابلہ کی حکمت عملی بھی ہمیں اسی قدیم اصول کی رہنمائی میں تیار کرنا ہوگی جس کی صحت وصداقت کا بار بار تجربہ ہوچکا ہے کہ **لن یصلح آخر هذه الأمة إلا بما صلح به أولها.**

پاسبانانِ مدارس! اس مقصد کے لیے ہمیں سب سے پہلے مدارس اسلامیہ کے مقاصدِ قیام کو ایک بار پھر مستحضر کرلینا ضروری ہے، خاص طور پر اس لیے کہ آج بھی ایک طبقہ اس سلسلے میں دانستہ یا نادانستہ غلط فہمی کا شکار ہے، جو یہ سمجھتا ہے کہ مدارس اسلامیہ کو دینی علوم کے ساتھ باضابطہ عصری علوم کی تعلیم کا نظم کرنا چاہیے تاکہ طلبۂ مدارس پر فراغت کے بعد، سرکاری ملازمتوں یا مختلف تجارتی وصنعتی اداروں کے دروازے کھل سکیں۔ظاہر ہے کہ یہ بات مدارس اسلامیہ کے مقصد قیام سے ناواقف ہونے یا اس کو نظر انداز کرنے پر مبنی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مدارس اسلامیہ کا بنیادی مقصد، شریعت کے علمی، فکری اور دینی ورثہ کو اس کی اصلی شکل میں محفوظ رکھنا اور اس کے لیے ایسے افراد تیار کرنا ہے جو علمی رسوخ اور عملی پختگی کے ساتھ ساتھ ملت کی رہنمائی کے لیے مطلوبہ اوصاف سے متصف ہوں، جن کی دین وشریعت سے وابستگی اور اللہ ورسول سے وفاداری ہر شک وشبہ سے

بالاتر ہو، جن کو دنیا کا بڑے سے بڑا مفاد، دین کے چھوٹے سے چھوٹے اصول سے انحراف پر آمادہ نہ کرسکے، اور جو ستائش کی تمنا اور صلے کی پروا سے بے نیاز ہوکر اپنا سب کچھ دین کے لیے قربان کرنے کے جذبے سے سرشار ہوں۔

اس قسم کی صلاحیت وصالحیت کے حامل افراد کی تیاری کے لیے یقیناً ہمیں اپنے طرزِ عمل کا از سرِ نو جائزہ لینا اور اپنے نظامِ تعلیم وتربیت کو حضرات اکابر رحمہم اللہ کے مقرر کردہ منہاج پر استوار کرنا ضروری ہے، اس سلسلے میں بطور یاددہانی چند گذارشات پیشِ خدمت ہیں۔

(۱) نظامِ تعلیم

سب سے بڑی اور پہلی ضرورت یہ ہے کہ مدارس اسلامیہ اپنے نظامِ تعلیم کو بہتر بنائیں، آپ حضرات سے زیادہ کون اس حقیقت سے واقف ہوگا کہ ہمارے نظامِ تعلیم میں بے شمار کمزوریاں درآئی ہیں جن کا ازالہ کرنا ہم سب کا فریضہ ہے، اس کے لیے چند چیزیں محتاجِ توجہ ہیں۔

(۱) نصابِ تعلیم: ظاہر ہے کہ نصابِ تعلیم، اس نظام میں بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے، بعض مدارس نے نصاب میں غیر ضروری اختصار یا کاٹ چھانٹ کردی ہے جس سے طلبہ کی استعداد بہتر بنانا مشکل ہورہا ہے، مناسب ہے کہ رابطۂ مدارس سے مربوط مدارس، اُس نصابِ تعلیم کو باقاعدگی سے نافذ کریں جو رابطہ ہی کے اجتماعات میں منظور ہوا ہے اور دارالعلوم دیوبند اور بہت سے مدارس میں عملاً نافذ بھی ہے۔ یہ گذارش درحقیقت ان مدارس سے ہے جہاں ابھی تک یہ نصاب نافذ نہیں ہے۔

(۲) نصاب کی تکمیل پر توجہ: بہت سے مدارس میں نصاب کی تکمیل پر توجہ نہیں ہے، یہاں تک کہ ابتدائی درجات کی کتابیں بھی باقاعدہ اور پوری پڑھانے کا اہتمام نہیں ہے۔ یہ چیز طلبہ کی استعداد کمزور ہونے کا بنیادی سبب ہے، ضروری ہے کہ تمام اساتذہ کرام نصاب کی تکمیل کا اہتمام کریں اور ذمہ دارانِ مدارس اس کی نگرانی کریں

اوراس کام میں اساتذہ کا تعاون فرمائیں۔ ایام تعلیم میں غیر تدریسی ذمہ داریوں کا بار اُن پر کم سے کم ڈالیں تاکہ وہ نہایت عمدگی سے نصاب کی تکمیل کرا سکیں۔

(۳) امتحانات کا نظام بہتر بنایا جائے: بہت سے مدارس میں امتحانات کو مطلوبہ اہمیت حاصل نہیں ہے۔ یہ نظام کی بڑی کمزوری ہے، ضرورت ہے کہ امتحانات، سنجیدگی اور باقاعدگی کے ساتھ ہوں اور سالانہ امتحان کے نتائج پر طلبہ کی ترقی وتنزل کا مدار بھی ہو، اچھے نمبرات والے طلبہ کی حوصلہ افزائی بھی ہو۔

امتحانات کے ضمن میں یہ بھی عرض ہے کہ ابتدائی درجات میں ماہانہ جانچ کا نظام بھی بنایا جائے اس سے بنیادی تعلیم کا معیار بہتر بنانے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

(۴) طلبہ کو اسباق میں حاضری کا پابند بنایا جائے، غیر حاضری پر کارروائی ہو، سالانہ امتحان میں شرکت کو حاضری کی ایک مخصوص مقدار مثلاً پچھتّر فی صد یا ستر فی صد کے ساتھ مشروط کیا جائے۔

(۵) تعلیم ہی کا ایک حصہ تحریر وتقریر کی مشق بھی ہے۔ طلبہ کی درسی مصروفیات کو محفوظ رکھتے ہوئے اساتذہ کرام کی نگرانی میں تحریر وتقریر کی مشق کا نظام قائم کیا جائے۔

(۲) نظامِ تربیت

افراد سازی کے عمل میں دوسری بہت زیادہ توجہ کی مستحق چیز تربیت ہے؛ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ صحیح تربیت کے بغیر تعلیم کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے، بالخصوص موجودہ دور میں جب کہ ماحول میں بگاڑ کے اسباب روز افزوں ہیں، انٹرنیٹ اور ملٹی میڈیا موبائل نے فواحش ومنکرات کو معاشرے میں جرائم کی طرح عام کر دیا ہے اور نئی نسل تیزی سے ان کا شکار ہو رہی ہے، ایسے حالات میں طلبہ کی نگرانی اور تربیت پر پہلے سے کہیں زیادہ توجہ کی ضرورت ہے اور حالات کے مطابق اصول وضوابط مرتب کرنا اور سنجیدگی کے ساتھ ان کا نفاذ کرنا وقت کا تقاضا ہے۔

اس بارے میں گذارش یہ ہے کہ دار الاقامہ کے نظام کو بہتر بنانے پر خاص توجہ

فرمائی جائے۔جس کے تحت طلبہ کونماز باجماعت کی پابندی، وضع قطع کی درستگی اور تمام غیر ضروری اور غیر مناسب مشاغل سے اجتناب کا پابند بنایا جائے ،ملٹی میڈیا موبائل اور انٹرنیٹ کے استعمال سے روکا جائے اور اگرمکمل پابندی لگانا ممکن نہ ہوتو صرف ضرورت کے تحت، اوقات تعلیم کے علاوہ میں سادہ موبائل کے استعمال کی اجازت دی جائے، طلبہ کو زندگی کے تمام کاموں میں اتباع سنت کا عادی بنایا جائے اور وقتاً فوقتاً اصلاحی بیانات اور تذکیر وموعظت کا اہتمام کیا جائے۔اگر کسی طالب علم کا طرز عمل زیادہ خراب ہوتو اس کے سرپرستوں کو بھی اس کے احوال سے باخبر کیا جائے، نیز نئے داخلہ میں سرپرستوں کی طرف سے تصدیق نامہ کا اہتمام کیا جائے۔

حضرات گرامی! تعلیم وتربیت سے متعلق یہ چند اشارات بطور اداء فرض آپ حضرات کی خدمت میں عرض کیے گئے ہیں،ہمیں یقین ہے کہ آپ حضرات ان امور کے سلسلے میں پہلے ہی سے فکرمند ہوں گے۔اس وقت مقصد یہ ہے کہ ان ضروری امور کے متعلق ہم سب میں ایک اجتماعی احساس بیدار ہوجائے اور پہلے سے زیادہ سرگرمی سے عملی اقدامات پر توجہ ہوجائے۔

اصلاحِ معاشرہ

رہنمایانِ ملّت! مذکورہ بالا گذارشات تو طلبہ کی تعلیم وتربیت سے متعلق تھیں؛ لیکن آپ حضرات بخوبی واقف ہیں کہ موجودہ دور میں مدارس کا کردار صرف طلبہ کی تعلیم وتربیت تک محدود نہیں ہے؛ بلکہ مسلمانوں کے معاشرے کی اصلاح کے لیے جدوجہد کرنا بھی مدارس کے فرائض میں شامل ہے۔

اس کے لیے ضروری ہے کہ علماء مدارس، اپنے علاقہ کی دینی صورت حال کے بارے میں ہروقت فکرمند اور باخبر رہیں۔غلط رسوم ورواج اور بدعات کے خاتمہ کے لیے مسلسل محنت جاری رکھیں، مسلمانوں کو دینی تعلیم کی ترغیب دلاتے رہیں۔ان کی شادی بیاہ اور اجتماعی تقریبات کو شرعی دائرہ میں لانے کی عملی کوشش کریں اور ایسی

تقریبات میں شرکت سے اظہار بیزاری اور اجتناب کریں جن میں غیر شرعی رسم ورواج انجام دیے جائیں، یا منکرات مثلاً ویڈیو گرافی یا بے پردگی کا ارتکاب کیا جائے۔

معاشرہ کی اصلاح کا ایک اہم حصہ، مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح ہے۔ اس پر خاص توجہ کی ضرورت ہے بالخصوص اس بات پر توجہ ضروری ہے کہ باطل فرقوں کی جانب سے مسلمانوں کے ہر طبقے پر محنت جاری ہے بہت ممکن ہے کہ پہلے صرف ناخواندہ اور سادہ لوح مسلمان اُن کا شکار ہوتے ہوں؛ لیکن موجودہ دور میں باطل افکار کی اتنی اور ایسی ایسی شکلیں سامنے آئی ہیں کہ تعلیم یافتہ ہوں یا ناخواندہ، ہر طبقے کے مسلمان اُن کی زد میں آرہے ہیں، اس لیے اہل حق علماء کی ذمہ داری پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے، اس کے لیے اپنے علاقہ پر گہری نظر رکھیں اور کوشش کریں کہ پنپنے سے پہلے ہی فتنے کا سد باب ہو جائے، اپنے اساتذہ کو مختلف فرقوں کے رد کے لیے علمی طور پر تیار رکھیں، اور حسب ضرورت، حکمت کے ساتھ کام کریں۔

ایک خاص چیز جس پر ہم سب کی توجہ ازبس ضروری ہے، وہ نیت کی تصحیح کا اہتمام ہے۔ ہم چاہے طلبہ کی تعلیم وتربیت کا کام کریں یا مسلمانوں کے عقائد واعمال کی اصلاح کا، اُس میں ہماری نیت صرف خیر خواہی اور اخلاص پر مبنی ہونی چاہیے اور ساتھ ہی ہر کام کا حکیمانہ طریقہ ہی اختیار کرنا چاہیے، تبھی ہماری کوششوں کے اچھے اثرات برآمد ہو سکتے ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے مدارس میں تزکیہ واصلاح کا ماحول پیدا کرنا بھی بے حد ضروری ہے، جو ہمارے اکابر رحمہم اللہ کا طرّۂ امتیاز تھا اور جس نے ان کی تمام خدمات میں تاثیر ومقبولیت کا رنگ پیدا کر دیا تھا۔

مدارس کا نظام

ذمہ دارانِ مدارس! مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر مدارس کے نظام سے متعلق بھی چند باتیں تذکرے میں آجائیں۔ اس بات کو ہم میں سے ہر شخص سمجھتا ہے کہ اوپر کی گذارشات میں مدارسِ اسلامیہ کے جن فرائض کی بات آئی ہے اُن کی تکمیل

اسی وقت ممکن ہے جب مدارس کا نظام درست ہو اور انتظامی خدمت کے ایک ذمہ دار کی حیثیت سے بندے کو یہ عرض کرنے کی اجازت دی جائے کہ نظام کی درستگی ہم سب کی توجہ کی سب سے زیادہ مستحق ہے۔

اس سلسلے میں چند امور پیش خدمت ہیں:

(۱) مدارس میں شورائی نظام کو پوری دیانت داری کے ساتھ نافذ کیا جائے۔

(۲) اساتذہ وملازمین کی تنخواہوں کا معیار مناسب رکھا جائے جس سے کم از کم درمیانی انداز میں کارکنان کی ضرورتیں پوری ہوسکیں۔

(۳) ذمہ داران مدارس اپنے عملہ کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھیں، ان کی عزت نفس کا لحاظ رکھیں اور اخلاقی تقاضوں کو نظر انداز نہ کریں۔

(۴) مدارس کا حساب بالکل شفاف رکھا جائے اور آڈِٹ کرانے کا اہتمام کیا جائے۔

(۵) مدارس کے رجسٹریشن اور جائدادوں کے کاغذات کی تکمیل ضابطے کے مطابق پوری ذمہ داری کے ساتھ کرالی جائے۔

(۶) باصلاحیت اور محنتی اساتذہ وکارکنان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

علماء عالی مقام! اپنے فرائض کی تکمیل میں دو تین کام اور توجہ کے مستحق ہیں:

(۱) مکاتب کا قیام! ہر مدرسہ اپنے دائرۂ کار میں ضرورت کے مقامات پر مکتب کا نظم کرے۔

(۲) حسب ضرورت اپنے اساتذہ اور مقامی علماء وائمہ مساجد کو ضروری موضوعات، خصوصاً فرق باطلہ کے تعاقب کی تربیت دینے کے لیے پروگرام یا تربیتی کیمپ کا اہتمام کیا جائے۔

(۳) نئے مدرسین کی تدریسی تربیت پر بھی توجہ دی جائے، نوآموز اساتذہ کا تقرر ہو تو قدیم اور باصلاحیت اساتذہ کے زیرنگرانی اُن کی تربیت کی جائے۔

موجودہ حالات

قائدینِ ملت! چند گذارشات موجودہ حالات کی روشنی میں پیش خدمت ہیں، جن میں سب سے اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ موجودہ عالمی یا ملکی حالات کے نتیجے میں کسی قسم کی منفی سوچ یا مایوسی کا شکار ہونے سے پرہیز کیا جائے اور مسلمانوں کو بھی مثبت اندازِ فکر کی تلقین کی جائے، برادرانِ وطن کے ساتھ رواداری اور پُرامن بقائے باہم کے اصول پر عمل کیا جائے، مدرسہ کی مصلحت کو ملحوظ رکھتے ہوئے غیر مسلم بھائیوں کو کسی مناسب پروگرام وغیرہ میں مدعو کرکے مدارس سے براہ راست واقفیت کا موقع فراہم کیا جائے، مسلمانوں کو دوسروں کے ساتھ حسن سلوک اور اسلامی اخلاق کا معاملہ کرنے کی تلقین کی جائے، واردین وصادرین پر نظر رکھی جائے،کسی مشتبہ شخص کو مدرسہ میں آمدورفت اور قیام کی اجازت نہ دی جائے۔

رابطۂ مدارس

آخر میں یہ گذارش ہے کہ رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ کا یہ نظام جو حضرات اکابر کی توجہ کی برکت سے قائم ہوا تھا اس کو دستور العمل کے مطابق مستحکم کرنے میں ہم سب اپنا کردار ادا کریں، بالخصوص تعلیم وتربیت کے حوالے سے پیش کی جانے والی تجاویز اور مشوروں پر عمل درآمد کا خاص اہتمام کیا جائے۔ خصوصاً اس لیے بھی کہ رابطہ مدارس کے اس نظام کا مقصد کوئی مادی تعاون نہیں ہے؛ بلکہ تعلیمی وانتظامی تعاون ورابطہ ہی اس کا مقصد ہے تا کہ مدارس اسلامیہ جو ملت کا سب سے قیمتی سرمایہ ہیں، اپنے مقاصدِ قیام کی تکمیل میں پہلے سے زیادہ سرگرم ہو کر عند اللہ وعند الناس سرخرو ہوسکیں، اس سے متعلق ایک ضروری گذارش یہ بھی ہے کہ رابطہ کی جانب سے دی جانے والی سند ارتباط ایک امانت کی حیثیت رکھتی ہے اس کی حفاظت فرمائیں تا کہ جس مدرسہ کو سند دی گئی ہے اسی کے لیے اُس کا استعمال ہو اور کسی کو غلط استعمال کا موقع نہ مل سکے۔

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا معروضات میں جن موضوعات پر توجہ دلائی گئی ہے، اُن سے متعلق دو رسالے بھی آپ حضرات کی خدمت میں پیش کیے جا رہے ہیں: ایک کا نام ہے ''اسلامی رواداری، قرآن وحدیث اور تاریخی شواہد کی روشنی میں'' اس میں اسلامی اخلاق ورواداری بالخصوص غیر مسلموں کے ساتھ کیا طرزِ عمل ہونا چاہیے، اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ دوسرا رسالہ ہے ''مدارس اسلامیہ: حقیقی کردار اور نصب العین کا تحفظ، تجاویز اور مشورے'' اس میں رابطۂ مدارس اسلامیہ کے گذشتہ بیس سالہ اجتماعات کی تجاویز کا خلاصہ آگیا ہے اور مدارس کے لیے تمام ضروری معاملات پر مناسب مشورے یک جا ہوگئے ہیں۔ یہ دونوں رسالے رابطۂ مدارس اسلامیہ عربیہ کے ناظم عمومی جناب مولانا شوکت علی صاحب قاسمی بستوری استاذ دارالعلوم دیوبند نے مرتب کیے ہیں، آپ حضرات اُن کو بغور ملاحظہ فرمائیں۔

گرامی قدر مہمانانِ کرام! آخر میں سمع خراشی کی معذرت چاہتے ہوئے درخواست گذار ہوں کہ ان معروضات پر بھر پور توجہ فرما کر شکر گذار فرمائیں اور یہاں تشریف آوری میں یا دوران قیام کوئی زحمت ہوئی ہو یا ضیافت میں کوتاہی سامنے آئی ہو تو خدارا معاف فرمائیں۔

ایک بار پھر دارالعلوم دیوبند اور اس کے تمام خدام کی جانب سے آپ حضرات کی خدمت میں ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہوں۔

اللہ رب العزت اس اجلاس کو ہم سب کے لیے، تمام مدارس اور پوری ملت اسلامیہ کے لیے ذریعہ خیر وبرکت بنائے، آمین!

والسلام

ابوالقاسم نعمانی غفرلہٗ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

وصدر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ